

از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 23 ستمبر 1953

سوہن پاٹھک اینڈ سنز

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، یو۔ پی۔

[چیف جسٹس پنجنجلی شاستری، مکھرجی، ویوین بوس، غلام حسن اور جگناداس جسٹس

صاحبان]

اضافی منافع ٹیکس ایکٹ (XV، سال 1940)، دفعات 4، 5، 10A-ہندو غیر منقسم خاندان-اراکین کے درمیان اثاثوں اور کاروبار کی واجبات کو تقسیم کرنے والی جزوی تقسیم-شراکت دار کے طور پر کاروبار کرنے والے اراکین-تقسیم کی جوازیت-اضافی منافع ٹیکس کے واجبات کو کم کرنے کے لیے مصنوعی لین دین۔

ایک ہندو غیر منقسم خاندان ساہوکار اور کنخواب کا کاروبار کرتا تھا۔ 16 جولائی 1943 کو اراکین کے درمیان جزوی تقسیم ہوئی جس کے ذریعے کنخواب کاروبار کو تقسیم کیا گیا اور اس کے اثاثوں اور واجبات کو خاندان کے اراکین کے درمیان مساوی حصص میں تقسیم کیا گیا۔ اگلے دن خاندان کے بالغ افراد نے نابالغوں کو اس کے فائدے کے لیے داخل کرتے ہوئے دو شراکت داریاں بنائیں، اور دو الگ الگ فرموں کے ناموں کے تحت کنخواب کا کاروبار جاری رکھا حالانکہ وہ حیثیت میں مشترکہ رہے۔ انکم ٹیکس افسر نے جزوی تقسیم کو قبول کیا اور خاندان کے کنخواب کاروبار کو بند کر دیا، لیکن اضافی منافع ٹیکس افسر نے مؤقف اختیار کیا کہ جزوی تقسیم کا بنیادی مقصد ٹیکس سے بچنا تھا، یہ ایک مصنوعی لین دین تھا، اور کاروبار کو غیر ٹوٹا ہوا مانتے ہوئے، اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10A کے تحت مطابقت کی۔

تقسیم کی تاریخ تک مشترکہ خاندان کے طور پر ٹیکس دہندگان کی طرف سے کیا گیا
 منافع، قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے دوران تقسیم کے بعد دونوں فرموں کی طرف
 سے کیا گیا منافع:

حکم ہوا کہ، (i) اضافی منافع ٹیکس قانون کی دفعہ 4 اور 5 کے تحت، یہ قانون کسی
 ایسے کاروبار پر لاگو نہیں ہو سکتا جس نے متعلقہ قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے دوران
 کوئی منافع نہیں کمایا تھا، اور چونکہ کنخواب میں پرانا مشترکہ خاندانی کاروبار بند کر دیا گیا تھا
 اور زیر بحث قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے دوران کوئی منافع حاصل نہیں کیا گیا تھا، لہذا
 اپیل کنندگان اس کاروبار کے سلسلے میں ہندو غیر منقسم خاندان کے طور پر ٹیکس کے ذمہ
 دار نہیں تھے۔

(ii) یہ کہ آیا اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کسی خاص کاروبار پر لاگو ہوتا ہے، اس مسئلے کا
 تعین مکمل طور پر ایکٹ کی دفعہ 5 کے حوالے سے کیا جانا چاہیے، اور دفعہ 10A کو صرف
 ان صورتوں میں لاگو سمجھا جانا چاہیے جہاں کاروبار ایک ایسا پایا جاتا ہے جس پر ایکٹ لاگو
 ہوتا ہے، دفعہ میں مذکور قسم کا لین دین متاثر ہوا ہے؛ اور اس نتیجے کے پیش نظر کہ کنخواب
 میں پرانا مشترکہ خاندانی کاروبار ختم ہو گیا تھا اور مشترکہ خاندان کے ذریعے اس طرح
 نہیں چلایا گیا تھا کہ متعلقہ قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے دوران، اسی کاروبار کو قانونی
 طور پر اس طرح نہیں مانا جاسکتا کہ اس نے اسی ایکٹ کی دفعہ 4 اور 5 کے ساتھ پڑھے گئے
 اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ A10 کے مقصد کے سلسلے میں اس طرح کے ادوار کے
 سلسلے میں غیر متزلزل طور پر جاری رکھا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 47 سے 50، سال 1952۔

الہ آباد میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ کے 11 مئی 1950 کے فیصلے اور ڈگری سے
 اپیل (ملک چیف جسٹس اور جسٹس بھارگوا) متفرق مقدمہ نمبر 134، سال 1949
 متفرق مقدمہ نمبر 197، سال 1948 سے منسلک۔

اپیل کنندہ کے لیے جی ایس پاٹھک (جی سی ماتھر، اس کے ساتھ)۔

ایم سی سینتواڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت، (جی این جوشی، ان کے ساتھ) مدعا علیہ کی طرف سے۔

23.1953 ستمبر۔ عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس پنجنجلی شاستری نے سنایا۔
اپیلوں کا یہ مجموعہ الہ آباد میں عدالت عالیہ میں انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، الہ آباد
بنچ کے ذریعے اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت کیے گئے حوالہ سے پیدا ہوتا
ہے، جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے۔ ان اپیلوں میں جن جائزوں کو چیلنج کیا گیا ہے
ان کا تعلق مختلف قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار سے ہے لیکن اٹھائے گئے سوالات تمام
معاملات میں یکساں ہیں۔

اپیل کنندگان ایک ہندو غیر منقسم خاندان پر مشتمل ہیں جو چار شاخوں پر مشتمل
ہیں جو ایک متوفی سوہن پاٹھک کے چار بیٹوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس خاندان نے
سوہن پاٹھک اینڈ سنز کے نام اور انداز کے تحت ساہوکار اور بنارس کنخواب میں بنارس میں
کاروبار کیا۔ 8 اکتوبر 1943 کو ختم ہونے والی قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت سے متعلق
تشخیص میں، اپیل گزاروں نے الزام لگایا کہ 16 جولائی 1943 کو خاندان کے اراکین کے
درمیان جزوی تقسیم ہوئی تھی، جس کے تحت بنارس کنخواب کاروبار کو چار شاخوں کے
درمیان مساوی حصص میں تقسیم کیا گیا تھا اور اگلے دن، خاندان کے بالغ افراد نے
نابالغوں کو اس کے فوائد میں داخل کرتے ہوئے دو شراکت داریاں بنائیں، اور اس کے
بعد سوہن پاٹھک گردھار پاٹھک اور جی ایم پاٹھک اینڈ کمپنی کے متعلقہ فرم ناموں کے
تحت بنارس کنخواب میں کاروبار جاری رکھا۔ اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ خاندان نے
16 جولائی 1943 کے بعد بنارس کنخواب میں کاروبار کرنا بند کر دیا، حالانکہ وہ حیثیت میں
مشترکہ رہے اور 17 جولائی 1943 کے بعد مذکورہ بالا دونوں شراکت داروں سے حاصل
ہونے والے منافع کا اصل مشترکہ خاندانی کاروبار کے منافع کے طور پر اندازہ نہیں لگایا جا
سکا، کیونکہ دونوں شراکت داروں کے ذریعے چلائے جانے والے کاروبار الگ الگ اور

نئے شروع کیے گئے کاروبار تھے اور نہ ہی قانون میں اور نہ ہی حقیقت میں اسے پرانے کنخواب کاروبار کا تسلسل سمجھا جاسکتا ہے۔ اس دعوے کی حمایت میں اپیل گزاروں نے اس صورت حال پر سختی سے انحصار کیا کہ انکم ٹیکس افسر نے پرانے کاروبار کو جزوی تقسیم کے بعد خاندان کی طرف سے بند کر دیا اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 25(3) کے تحت اس بنیاد پر راحت دی۔ ایک ہندو غیر منقسم خاندان کے طور پر اپیل گزاروں کے انکم ٹیکس کی تشخیص۔ تاہم، اضافی منافع ٹیکس افسر نے اس دعوے کو مسترد کر دیا کیونکہ اس کی رائے تھی کہ جزوی تقسیم اور دونوں شراکت داروں کی تشکیل کا بنیادی مقصد اپیل گزاروں کی اضافی منافع ٹیکس کے واجبات سے بچنا یا اسے کم کرنا تھا، اور اس نے تقسیم کی تاریخ تک مشترکہ ہندو خاندان کے طور پر اپیل گزاروں کے منافع میں اضافہ کر کے قانون کی دفعہ 10A کے تحت مطابقت کی۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور اپیلٹ ٹریبونل نے اضافی منافع ٹیکس افسر کے نتائج اور حکم کی تصدیق کی، لیکن اپیل گزاروں کے کہنے پر ٹریبونل نے اپنے فیصلے کے لیے درج ذیل سوالات عدالت عالیہ کو بھیج دیے:

1. کیا اس حقیقت کے پیش نظر کہ جزوی تقسیم کو انکم ٹیکس افسر نے قبول کر لیا تھا اور کاروبار کو انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت تشخیص کے مقصد کے لیے بند کر دیا گیا تھا، اسی کاروبار کو قانونی طور پر اسی ایکٹ کے دفعہ 4 اور 5 کے ساتھ پڑھے جانے والے اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 10A کے مقصد کے لیے اسی قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے سلسلے میں غیر متزلزل جاری رہنے کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے؟

2. کیا اس معاملے کے حالات میں 16 جولائی 1943 کو ہندو غیر منقسم خاندان کی جزوی تقسیم اور دو مختلف فرموں کی تشکیل کا اثر اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10A کے معنی میں ایک لین دین تھا؟

3. چاہے ٹریبونل کی طرف سے پائے گئے حقائق پر جیسا کہ پیر 71 میں مقدمے کے بیان کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا جائز تھا کہ جزوی تقسیم کے پیچھے بنیادی مقصد اضافی منافع ٹیکس کے واجبات سے بچنا یا اسے کم کرنا تھا؟

عدالت نے اپیل گزاروں کے خلاف ان سوالات کا جواب دیا لیکن اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت دے دی۔

ان ایپلوں کی پچھلی سماعت میں اس عدالت کی رائے تھی کہ جزوی تقسیم اور شراکت داری کی تشکیل سے متعلق مادی حقائق اور اس سلسلے میں ٹریبونل کے نتائج کو ٹریبونل نے مقدمے کے اصل بیان میں واضح طور پر بیان نہیں کیا تھا۔ عدالت نے کہا:

"اگرچہ یہ سچ ہے کہ مقدمے کے بیان میں ایک جگہ ٹریبونل پرانے خاندانی کمخواب کاروبار کو جزوی تقسیم کے بعد بغیر کسی وقفے کے جاری رکھنے کی بات کرتا ہے، دوسری جگہ اس کاروبار کے اثاثوں کا حوالہ دیا جاتا ہے جو خاندان بنانے والی چار شاخوں میں یکساں طور پر تقسیم کیے گئے تھے۔ اس طرح اس بارے میں کوئی واضح دریافت نہیں ہے کہ کمخواب کاروبار کی تقسیم اصل میں کس طرح متاثر ہوئی۔ چاہے حصص میں تقسیم سے، ہر شاخ کئی حصوں میں اپنا حصہ رکھتی ہو اور کاروبار پہلے کی طرح شراکت داری کی بنیاد پر جاری رہتا ہو، یا شاخوں کے درمیان مخصوص اثاثوں اور واجبات کی حقیقی تقسیم اور الاٹمنٹ کے نتیجے میں اس کاروبار میں خلل پڑا ہو۔"

عدالت نے اس کے مطابق 12 جنوری 1953 کے اپنے حکم کے ذریعے اشارہ کردہ نکات پر حقائق کے مزید اور واضح بیان کا مطالبہ کیا۔

اس کے بعد ٹریبونل نے اس معاملے کا ایک ضمنی بیان پیش کیا ہے جس میں تقسیم کے بعد خاندان کے افراد کے ذریعے تقسیم کے انتظام اور دونوں فرموں کی تشکیل کی تفصیلات مکمل طور پر بیان کی گئی ہیں۔ بیان سے پتہ چلتا ہے کہ سرمائے کا بڑا حصہ اور ساتھ ہی "تجارت میں موجود اسٹاک، ہاتھ میں موجود نقد رقم، بینکوں میں موجود نقد رقم، اس تاریخ تک کے تمام بقایا اجات اور اس دن تک کے مختلف واجبات" کو 14 شریک شراکت داروں میں سے ہر ایک کے درمیان تقسیم کیا گیا تھا، جیسا کہ ٹیکس دہندگان کی طرف سے دائر کردہ گوشوارہ میں بتایا گیا ہے اور بیان کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تقسیم اثاثوں اور واجبات کی مخصوص تقسیم سے تھی نہ کہ صرف حصص کی تقسیم سے۔ اس طرح تقسیم شدہ اثاثوں اور واجبات کے ساتھ، دونوں شراکت داروں

نے الگ الگ کنوواب کاروبار کیے جو جزوی تقسیم سے پہلے مشترکہ خاندان کے ذریعے کیے گئے تھے۔ دونوں فرموں کے شراکت داروں کے ناموں کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر فرم چاروں شناختوں کی نمائندگی کرنے والے اراکین پر مشتمل تھی، ان میں سے کچھ بالغ اور کچھ نابالغ تھے، ہر معاملے میں نابالغوں کو صرف شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا جاتا تھا۔

ان حقائق پر اپیل گزاروں کی جانب سے مسٹر پاٹھک نے دعویٰ کیا کہ اضافی منافع ٹیکس افسر کا یہ نتیجہ کہ جزوی تقسیم اور نئی شراکت داری کے قیام کا بنیادی مقصد اپیل گزاروں کی اضافی منافع ٹیکس کے واجبات سے بچنا یا اسے کم کرنا تھا، ریکارڈ پر موجود کسی بھی مواد کی حمایت نہیں کرتا تھا۔ دوسرا، یہ فرض کرتے ہوئے کہ ایسا مواد موجود ہے جس پر افسر اس طرح کے نتیجے پر پہنچ سکتا تھا، بنارس کنوواب میں پرانا خاندانی کاروبار دراصل بند ہو گیا تھا، افسر کو 17 جولائی 1943 کے بعد دونوں فرموں کے منافع کو جوڑ کر ایکٹ کی دفعہ 10A کے تحت مطابقت کرنے کے لیے اس کاروبار کے منافع کا اندازہ لگانے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ اور آخر میں، اور متبادل طور پر، 16 جولائی 1943 کے بعد پرانے کاروبار کو انجام دینے والے افراد میں بلاشبہ تبدیلی آئی، چاہے اسے اب بھی جاری سمجھا جائے، ہندو غیر منقسم خاندان ایک "شخص" [دفعہ 2(17)] ہونے کے ناطے جو اس کی تشکیل کرنے والے افراد سے الگ ہے، اور اس طرح کے کاروبار کو، دفعہ 8(1) کے تحت، ایکٹ کے تمام مقاصد کے لیے سمجھا جانا چاہیے (سوائے اس کے کہ یہاں کوئی مواد موجود نہیں ہے) کہ اسے بند کر دیا گیا ہے اور ایک نیا کاروبار شروع کیا گیا ہے، اور اسی کے بعد وہی نتائج برآمد ہوئے۔ مسٹر پاٹھک نے یہ دلیل نہیں دی کہ جزوی تقسیم اور دونوں شراکت داروں کا آئین دفعہ 10A کے معنی میں "لین دین" نہیں تھا۔ نہ ہی اس نے اس بات پر اصرار کیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت انکم ٹیکس افسر کے ذریعے تقسیم کی قبولیت اور راحت کی مرعات نے ایکٹ کی دفعہ 10A کے مقاصد کے لیے معاملہ ختم کر دیا، جیسا کہ ان کارروائیوں کے ابتدائی مراحل میں دعویٰ کیا گیا ہے۔

پہلی دلیل کو چند الفاظ میں حل کیا جاسکتا ہے۔ ٹیکس حکام کے ساتھ ساتھ اپیلٹ ٹریبونل کی طرف سے پائے گئے حقائق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جزوی تقسیم اور شراکت داری کی تشکیل ایک ایسے وقت میں کی گئی تھی جب بنارس کنواری کاروبار کے منافع میں یقینی طور پر اوپر کی طرف رجحان ظاہر ہوا تھا۔ اگر ان لین دین کا بنیادی مقصد اضافی منافع ٹیکس کے واجبات سے بچنا نہیں تھا، تو اپیل گزاروں سے پوچھا گیا کہ اس کا مقصد کیا ہے، اور انہوں نے کہا کہ وہ ان نابالغ اراکین کے مفادات کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں جن کے شراکت داری کے اثاثوں میں حصص فرموں کے نقصانات، اگر کوئی ہوں، کے ذمہ دار نہیں ہوں گے، جبکہ خاندانی کاروبار میں ہونے والے کسی بھی نقصان کے لیے پورے خاندان کی جائیدادیں ذمہ دار ہوں گی۔ یہ وضاحت قابل قبول نہیں تھی کیونکہ اس طرح کے تحفظ کے بارے میں اس وقت نہیں سوچا گیا تھا جب خاندانی کاروبار کم منافع کما رہا تھا اور اس وجہ سے بھی کہ، شراکت داری کے آئین کے مطابق، جب کہ ہر شاخ کو ایک ہی 4 اے ایس دیا گیا تھا۔ سود، شاخ پر پڑنے والے نقصانات کی ذمہ داری اس شاخ سے زیادہ بھاری ہوگی جو شاخ برداشت کرے گی جس میں کوئی بالغ ممبر نہیں تھا، ایک ایسی عدم مساوات جس کی وضاحت اپیل گزاروں نے پیش کی تھی۔ ان حالات میں ہم عدالت عالیہ سے اتفاق کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ اپیلٹ ٹریبونل کے ذریعے اخذ کردہ نتیجے کی حمایت کرنے کے لیے کافی مواد موجود ہے کہ جزوی تقسیم اور شراکت داری کے قیام کے پیچھے بنیادی مقصد خاندانی کاروبار کی ذمہ داری کو اضافی منافع ٹیکس سے بچانا یا کم کرنا تھا۔

اپیلوں میں اصل اور ٹھوس سوال یہ ہے کہ کیا اس حقیقت کے نتیجے کے پیش نظر کہ پرانا خاندانی کاروبار ختم کر دیا گیا تھا، اس کے اثاثے اور واجبات اصل میں شریک شراکت داروں میں تقسیم کر دیے گئے تھے، اور اب مشترکہ خاندان کے ذریعے متعلقہ قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے دوران نہیں چلائے گئے تھے، دفعہ 10A کا اس معاملے پر کوئی اطلاق ہے۔ سوال نمبر 1، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس نقطہ کو اٹھایا گیا تھا، خوشی سے تیار نہیں کیا گیا تھا۔ جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، مسٹر پاٹھک نے یہ دلیل نہیں دی کہ پرانے خاندانی کاروبار کو بند کرنے کے بارے میں انکم ٹیکس افسر کے

نتائج نے اضافی منافع ٹیکس افسر کو اس مسئلے پر غور کرنے سے روک دیا۔ اب یہ اچھی طرح طے ہو گیا ہے کہ، ایکٹ کے مقاصد کے لیے، کاروبار تشخیص کی ایک اکائی ہے، اور چارجنگ دفعہ 4 "کسی بھی کاروبار جس پر یہ ایکٹ لاگو ہوتا ہے" کے منافع کے سلسلے میں عائد کیے جانے والے ٹیکس کے لیے فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 5 ان کاروباروں کی وضاحت کرتا ہے جن پر ایکٹ لاگو ہوتا ہے، اور وہ ایسے کاروبار ہیں جن میں "قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے دوران کیے گئے منافع کا کوئی بھی حصہ انکم ٹیکس کے قابل ہے" بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی کچھ مخصوص کی توضیحات بنا پر۔ اس دفعہ میں کچھ شرائط ہیں، جن میں سے ایک ایکٹ کے اطلاق کو "کسی بھی کاروبار پر جس کا پورا منافع حصہ B ریاست میں جمع ہوتا ہے یا پیدا ہوتا ہے" سے خارج کرتا ہے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ ایکٹ کا کسی ایسے کاروبار پر کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا جس نے متعلقہ قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے دوران کوئی منافع نہیں کمایا ہو۔ دوسرے لفظوں میں، اگر کوئی کاروبار بند ہونے کے بعد، قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے دوران کوئی منافع حاصل نہیں کیا، تو اس طرح کے کاروبار کے سلسلے میں کوئی اضافی منافع ٹیکس نہیں لیا جاسکتا، اور یہ کہ بنارس کنوآب میں پرانے مشترکہ خاندانی کاروبار کے حوالے سے یہاں پوزیشن ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندگان اس کاروبار کے سلسلے میں ہندو غیر منقسم خاندان کے طور پر ٹیکس لگانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

لیکن، فاضل اٹارنی جنرل کا استدلال ہے کہ یہ نتیجہ ایکٹ کی دفعہ 10A کی وجہ سے نہیں ہو سکتا جو مندرجہ ذیل ہے:

10A- اضافی منافع ٹیکس کے واجبات سے بچنے یا اسے کم کرنے کے لیے بنائے گئے لین دین۔-(1) جہاں اضافی منافع ٹیکس افسر کی رائے ہے کہ بنیادی مقصد جس کے لیے کوئی لین دین یا لین دینات پر اثر پڑا ہو۔(چاہے اضافی منافع ٹیکس (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1941 کی منظوری سے پہلے یا بعد میں) اضافی منافع ٹیکس کے واجبات سے بچنا یا اس میں کمی تھی، وہ معائنہ کرنے والے اسسٹنٹ کمشنر کی سابقہ منظوری کے ساتھ، اضافی منافع ٹیکس کے واجبات کے حوالے سے ایسی مطابقت کر سکتا ہے جو وہ مناسب سمجھے تاکہ اضافی

منافع ٹیکس کے واجبات سے بچنے یا اس میں کمی کا مقابلہ کیا جاسکے جو بصورت دیگر لین دین یا لین دین سے متاثر ہوگا۔

یہ شق، یہ دعویٰ کیا جاتا ہے، اضافی منافع ٹیکس افسر کو کسی بھی لین دین کو نظر انداز کرنے کا اختیار دیتی ہے جس کا بنیادی مقصد اضافی منافع ٹیکس سے بچنا یا ذمہ داری میں کمی کرنا تھا اور اس بنیاد پر آگے بڑھنا کہ اس طرح کے لین دین کو متاثر نہیں کیا گیا تھا، اور موجودہ معاملے میں، جزوی تقسیم کے ساتھ شراکت داری کی تشکیل بھی لین دین پائی گئی ہے جس کا بنیادی مقصد اضافی منافع ٹیکس کے واجبات سے بچنا یا اس میں کمی کرنا تھا، افسر کو متعلقہ قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے دوران بنارس کمپنیاں میں اپیل گزاروں کے پرانے خاندانی کاروبار کے مسلسل وجود کی بنیاد پر اندازہ لگانے کا اختیار تھا۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔

اگر، دفعہ 5 کے ساتھ پڑھے جانے والے ایکٹ کے دفعہ 4 کے تحت، پرانے مشترکہ خاندانی کاروبار کو "جس پر یہ ایکٹ لاگو ہوتا ہے" نہیں سمجھا جاسکتا، تو دفعہ 10A، ایکٹ کی توضیحات میں سے ایک، اس طرح کے کاروبار پر لاگو نہیں ہو سکتا۔ فاضل اٹارنی جنرل کی دلیل کہ کی توضیحات 4 اور 5 کو کی توضیحات 10A کے ساتھ اس بات کا تعین کرنے کے لیے پڑھا جانا چاہیے کہ آیا یہ ایکٹ کسی خاص کاروبار پر لاگو ہوتا ہے یا نہیں، اس میں یہ غلط فہمی شامل ہے کہ، ابتدائی مسئلے کا تعین کرنے میں کہ آیا یہ ایکٹ کسی دیئے گئے کاروبار پر لاگو ہوتا ہے یا نہیں، آپ کو نہ صرف اس شق پر غور کرنا ہوگا جو ایکٹ کے دائرہ کار اور اطلاق کی وضاحت کرتی ہے بلکہ دیگر دفعات پر بھی غور کرنا ہوگا جو اس کے اطلاق کو پیش کرتی ہیں۔ ہماری رائے ہے کہ یہ مسئلہ کہ آیا ایکٹ کسی خاص کاروبار پر لاگو ہوتا ہے یا نہیں، اس کا تعین صرف دفعہ 5 کے حوالے سے کیا جانا چاہیے، اور دفعہ 10A کو صرف ان صورتوں میں لاگو سمجھا جانا چاہیے جہاں کاروبار ایسا پایا جاتا ہے جس پر ایکٹ لاگو ہوتا ہے، دفعہ میں مذکور قسم کا لین دین متاثر ہوا ہے۔ فاضل اٹارنی جنرل نے تسلیم کیا کہ اگر کوئی شخص جو اضافی منافع ٹیکس ادا کر رہا تھا اس نے کاروبار کو حصہ B ریاست میں منتقل

کر دیا تو اضافی منافع ٹیکس افسر کے لیے یہ مجاز نہیں ہو گا کہ وہ دفعہ 10A کے تحت اس بنیاد پر مطابقت کرے کہ ٹیکس دہندہ اسی جگہ پر اپنا کاروبار جاری رکھے جو اس طرح کی منتقلی سے پہلے تھا، چاہے یہ پایا گیا ہو کہ منتقلی اس کی ذمہ داری کو اضافی منافع ٹیکس سے بچنے یا کم کرنے کے بنیادی مقصد سے کی قابل تھی۔ اس معاملے میں، اٹارنی جنرل نے اعتراف کیا، افسر دفعہ 5 کی شق میں موجود ایکسپریس ممانعت بنام کرے گا جس کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس نے بمبئی عدالت عالیہ کے اس فیصلے کی درستگی کو چیلنج نہیں کیا، (کمشنر آف ایکس پرافٹ ٹیکس، بمبئی سٹی ورسز موہولال مگن لال) (1)۔ لیکن ہم اس معاملے اور موجودہ کے درمیان اصولی طور پر فرق کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، کیونکہ دونوں کے لیے ایکٹ کو دفعہ 5 کے ذریعے لاگو نہیں کیا گیا ہے۔ بمبئی مقدمہ میں فاضل ججوں کا استدلال، یعنی کہ اگر یہ ایکٹ کسی خاص کاروبار پر لاگو نہیں ہوتا ہے اور اس طرح اس کاروبار کے سلسلے میں اضافی منافع ٹیکس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی، تو دفعہ 10A کے تحت اضافی منافع ٹیکس کی کسی بھی ذمہ داری سے بچنے یا اسے کم کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا، موجودہ موادمے پر یکساں طور پر لاگو ہو گا اور اس کا نتیجہ ایک ہی ہونا چاہیے۔

اٹارنی جنرل نے دفعہ 2(5) کی شق پر اپنی دلیل کے دوران حوالہ دیا تھا جس میں کہا گیا ہے کہ "وہ تمام کاروبار جن پر یہ ایکٹ لاگو ہوتا ہے ایک ہی شخص کے ذریعے چلائے جاتے ہیں، اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے ایک کاروبار کے طور پر سمجھے جائیں گے"۔ ہمیں اس مسئلے پر اس حصے کے اثر کی تعریف کرنا مشکل لگتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ تو ضیعات اس کاروبار کے سلسلے میں کام کر سکتی ہے جس پر ایکٹ لاگو ہوتا ہے اور دوسری صورت میں نہیں، اور یہ اس معاملے کو آگے نہیں لے جاتا ہے۔

اس نظریے میں جس کا ہم نے اوپر اظہار کیا ہے، ایکٹ کے دفعہ 8(1) کی بنیاد پر متبادل دلیل سے نمٹنا غیر ضروری ہے۔

ہم ایپلوں کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کی طرف سے سوال نمبر 1 کے دیے گئے جواب کو کالعدم کرتے ہیں اور اس کا جواب درج ذیل دیتے ہیں: اس حقیقت کے پیش نظر کہ بنارس کمخواب میں پرانے مشترکہ خاندانی کاروبار کو ختم کر دیا گیا تھا اور متعلقہ

قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار کے دوران مشترکہ خاندان کے ذریعے اسے مزید نہیں چلایا گیا تھا، اسی کاروبار کو قانونی طور پر اس طرح کے ادوار کے سلسلے میں اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10A کے مقصد کے لیے اسی ایکٹ کی دفعہ 4 اور 5 کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ دیگر معاملات میں بھی برقرار رہے گا۔ خرچہ اپیل بذمہ درخواست گزار ہونگے، فیس وکلاء ایک سیٹ

اپیلوں کی اجازت ہے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: نونیت لال۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: جی ایچ راجادھیاشا۔